تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں

مفتی ناصرالدین مظاہری
مدیر ماہنامہ آئینۂ مظاہر علوم سہارنپور

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی منبع ہدایت اور سرچشمۂ سعادت ہے، سسکتی انسانیت اور دم توڑتی شرافت کیلئے ایک تریاق ہے، ضلالت وذلالت کے مسموم حالات میں آپ کی بعثت خداوند قدوس کا بیکراں انعام ہے لیکن اسلام اور انسان کے ازلی وابدی دشمن ملعون شیطان کو یہ کب گوارا ہوسکتا ہے کہ اسلام کی ابدی صداقتوں اور لافانی حقیقتوں پر صالح انسانیت کی تعمیر ہو، بدی کے شیدائی، ابلیسی قوتیں اور طاغوتی نظام روز اول سے انسان اور اس کے خدائی مذہب سے متصادم رہا ہے، صالح فکر اور صالح افراد ہمیشہ شیطانی قوتوں کی نظروں میں خارِ مغیلاں بن کر کھٹکتے ہیں اور موقع کی تاک میں رہتے ہیں کہ کب اسلام کے سفینہ کو ڈبویا اور کب ان کے دینی جذبہ کو دفنایا جاسکے۔

اللہ تعالیٰ نے نیکوکاروں اور بدکاروں کے دو الگ الگ محاذ قائم کردئے ہیں، نیکی پر بدی کی حکمرانی کبھی نہیں ہوسکتی، نیکوکار لوگ ہی کامیاب رہیں گے لیکن اپنے غلط اعمال کی پاداش اور اسلام مخالف تحریکات کے باعث وقتی آزمائشیں اور امتحانات بھی ناگزیر ہیں، سعادت مندیوں کے بیکراں سمندر میں شقاوت کا وجود ناممکن ہے، اسلام کے شفاف دامن پر کفر اور طاغوت کی چھینٹیں دیرپا نہیں ہوسکتیں، چاند پر تھوکنا اور سورج کو پتھر مارنا دانائی کے خلاف ہے، حق کا گلا گھونٹ کر باطل کو تخت طاؤس سپرد کردینا صالح طبیعتوں کے خلاف ہے اور صالح وسعید لوگ کفر کے مکر اور طاغوت کے فریب میں آجائیں ناممکن ہے، سعادت اور شقاوت تو ہر انسان کی تقدیر سے جڑی ہوئی ہیں، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی صفائی کے ساتھ فرمادیا ہے کہ **السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من شقی فی بطن امہ** اس واضح ارشاد اور لافانی صداقت کے بعد اسلام کے خلاف کفر کی جنگ، مسلمانوں کے خلاف اسلام دشمن تحریکات کا زور اور قوانین اسلام کے خلاف مغربی میڈیا کا شور باعث فکر تو ہوسکتا ہے لیکن اسلام کے تعلق سے کسی مایوسی کا شکار نہیں ہوا جاسکتا، اسلام میں کثرت سے زیادہ وحدت پر زور دیا گیا ہے، تکثیر اور ہجوم کسی مسئلہ کا حل نہ پہلے تھا اور نہ آج ہے، لیکن وحدت، اتفاق، اتحاد، منشور، صالح جذبہ، نیک عزائم، مستحکم ارادے، شاہین صفت استقامت اور فولادی ذہنیت (جو ایک زندہ مذہب کا خاصہ ہیں) کی ہر دور میں اہمیت رہی ہے۔ اسلام کی شاندار تعلیمات پر چاہے جتنے اعتراضات کئے جائیں، شریعتِ محمدی کا کتنا ہی تمسخر اڑایا جائے، قرآن کی تحریف کے کتنے ہی منصوبے بنائے جائیں، انبیاء سابقین کی شان میں کتنی ہی گستاخیاں کی جائیں، صالحین اور داعیان اسلام کے دامن شرافت پر الزامات اور اتہامات کے کتنے ہی داغ لگائے جائیں اسلام پر کوئی حرف اور شریعت پر کوئی آنچ نہیں آسکتی کیونکہ یہ تو اسلام کی فطرت اور اس کی سرشت میں شامل ہے کہ اس کو دبانے، مٹانے اور نابود کرنے کے جتنے جتن کئے جائیں گے اتنا ہی اس میں ابھار پیدا ہوگا کفر کی بمباری کے بعد جب بھی بادل چھٹے، آب وہوا نے رخ بدلا تو اسلام کا سورج اپنی تمام تر حشر سامانیوں اور نظروں کو خیرہ کردینے والی شعاؤں کے ساتھ طلوع ہوکر ''اتنا ہی ابھرے گا جتنا کہ دباؤ گے'' کا پیغام دیتا ہوا یہ چیلنج بھی دے گیا کہ

''آساں نہیں مٹانا نام ونشاں ہمارا''

فکر رسا اور چشم بینا افراد پر یہ حقیقت واضح ہوگی کہ خیر القرون سے ہی اسلام کے خلاف باطل تحریکات اٹھتی، ابھرتی اور مٹتی رہی ہیں، چنانچہ خلیفۂ اوّل حضرت صدیق اکبرؓ کے دورِ مسعود سے آج تک ہزاروں اسلام دشمن سازشیں اٹھیں اور نابود ہوگئیں، کتنے ہی مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ اسدی، سجاح بنت حارث، مغیرہ بن سعید، بیان بن سمعان، صالح بن طریف برغواطی، اسحاق اخرس، استادسیس خراسانی، علی بن محمد خارجی، مختار بن عبید ثقفی، حمدان بن اشعث قرمطی، علی بن فضل یمنی، عبدالعزیز باسندی، ابوطیب احمد بن حسین، عبدالحق مری، بایزید روشن جالندھری، میر محمد حسین مشہدی، زکرویہ بن ماہر، یحیٰ بن زکرویہ، ابوعلی منصور، نوید کامرانی، اصغر بن ابوالحسین، رشیدالدین ابوالحشر، محمد بن عبداللہ تومرت، ابن ابی زکریا، محمود واحد گیلانی، عبدالحق بن سبعین، عبداللہ راعی اور عبدالعزیز

طرابلسی جیسے ملعون، کذاب، مفتری اور مدعیان نبوت پیدا ہوئے اور زمین کا حصہ بن گئے، حسن بن صباح اور تاتاری فتنے آئے اور پھر خس وخاشاک کی طرح بہہ گئے ،عیسائی اور یہودی لابیوں نے خرمن اسلام کو ہزاروں بار جلا کر خاکستر کرنے کی کوششیں کیں اور خود ہی بھسم ہو گئے ،

ان واضح سچائیوں کے بعد اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ ''وأنتم الأعلون ان كنتم مؤمنين '' کو دل و دماغ میں راسخ کر کے غور وفکر کی ضرورت ہے کہ ہم کہاں جا رہے ہیں، کہاں کہاں ٹھوکریں لگی ہیں، ہمارا ساحل اور ہماری منزل کہاں ہے اور سفینہ جس پر ہم سوار ہیں کس سمت رواں دواں ہے۔

''ختم نبوت'' کا موضوع اسلام کے کلیدی اور بنیادی عقائد میں سے ہے، ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر کامل یقین رکھے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ صحیفۂ ہدایت قرآن کریم کو خاتم الکتاب، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کو خاتم المساجد اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو خاتم الامم جانے مانے اور زبان و دل سے اس کا اقرار کرے۔

ختم نبوت کا منکر باتفاق امت کافر ہے، دنیا میں جن بد دماغوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کے بعد اپنے نبی ورسول یا مہدی ومسیح موعود ہونے کے دعاوی کئے وہ سب شیطانی تحریک کے تانے بانے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال تو اس قصر کی سی ہے جس کو بڑی عمدگی کے ساتھ آراستہ و پیراستہ بنایا گیا لیکن اس کے اندر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ،لوگ اس خوبصورت محل کو دیکھ کر کاریگروں کی کاریگری کی تعریف کے دوران یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی (تا کہ مکان مکمل محسوس ہوتا) قصر نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے مکمل ہوا، اور نبوت کے اس عالیشان قصر کی خشت آخر آپ کی ذات بابرکات قرار پائی ، ان مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى بيتاً فاحسنه واجمله الاموضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذى اللبنة وانا خاتم النبيين ۔ (بخاری، مسلم، نسائی، ترمذی)

کنز العمال اور ابن ابی حاتم نے نیز مسند احمد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ بالا ارشاد گرامی میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں ۔فكنت أنا سددت موضع اللبنة وختم بى النبيون وختم بى الرسل ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر احادیث شریفہ کا ایک بڑا دفتر کتب احادیث میں موجود ہے اسی طرح ام الکتاب قرآن کریم کی سینکڑوں آیات بھی واضح الفاظ اور مفہوم کے ساتھ موجود ہیں اس لئے ایک ابدی و سرمدی صداقت سے انحراف یا چشم پوشی اور تاویلات و تلبیسات صرف قصور فہم کا نتیجہ ہیں۔

یوں تو منکرین ختم نبوت کی ایک مستقل تاریخ ہے (اور جن کو صاحبان علم و دانش کو ہمہ وقت پیش نظر رکھنا چاہیے) لیکن انیسویں صدی کے ابتدائی حصہ میں قادیان سے ایک فتنہ پیدا ہوا جس کو ''فتنۂ قادیانیت'' کہا جا سکتا ہے، اس فتنہ کی حقیقت اور بانیٔ فتنہ کے اصلی حالات و کیفیات کا مطالعہ تو آپ اندرونی صفحات میں کریں گے لیکن ان معروضات میں قادیانیوں کی بعض ذیلی شاخوں کا ضمناً ذکر ناگزیر ہے، دراصل کسی بھی تحریک کے پس پشت اگر ذاتی و مادی منفعت کارفرما ہوگی تو وہ تحریک بٹتی، مٹتی اور سمٹتی چلی جاتی ہے چنانچہ انگریزوں کی خوشامد، تملق، چاپلوسی، اقتدار کی ہوس، سنہرے سکوں کی چمک اور دولت و ثروت کے لالچ میں پیدا ہونے والی یہ جماعت اندرونی خلفشار اور انتشار کا شکار ہو کر کئی دھڑوں میں تقسیم ہوگئی، ''لڑاؤ اور حکومت کرو'' کا فارمولہ وضع کرنے والی استعماری قوتیں چاہتی بھی یہی ہیں چنانچہ ظہیر الدین اروپی نے مرزا غلام احمد قادیانی کو صاحب شریعت تشریعی نبی ورسول مان کر الگ جماعت بنالی تو مرزا محمود نے باصلاح خود غیر تشریعی نبی ہونے کا نعرۂ مستانہ لگا کر اپنا ڈیڑھ اینٹ کا محل الگ قائم کر لیا پھر محمد علی لاہوری مسیح موعود اور مہدی موعود کا لیبل لگا کر جدا ہو گیا، مقصد اور قدر مشترک سب کا یہی ہے کہ مسلمانوں کو اپنے جال میں پھانسا جائے، اسلام کو بدنام کیا جائے اور دوسروں کو اُلّو بنا کر اپنا الو سیدھا کیا جائے۔

قادیانیت کی صحیح اور سچی تصویر کو سمجھنے کے لئے قادیانی لٹریچر اور قادیانیوں کے تعلقات و مراسم سے بھی واقفیت ضروری ہے، قادیانیوں کا اصل منشاء صرف یہ ہے کہ مادی دولت کے حصول کے لئے اسلام کو ''بلی کا بکرا بنا دیا جائے'' چنانچہ صہیونیت کی تعلیم اور صہیونی مقاصد میں تعاون جس قدر قادیانیوں سے ملا ہے وہ ڈھکی چھپی بات نہیں ہے، دینی فہم رکھنے والوں پر بھی یہ بات مخفی نہیں ہے کہ قادیانیت دراصل صہیونیت کا چربہ ہے، پرفیسر خالد شبیر صاحب نے تحریک ختم نبوت کے ترجمان ''نقیب ختم نبوت

میں تحریر فرمایا ہے کہ
''اسلامی عقائد میں تحریف اور عیسائیت کی تکذیب کے ساتھ قادیانیوں نے اپنی تحریروں کے ذریعے یہودی مذہبی نظریات کا احیاء کیا ہے، قادیانیوں نے یہودیوں کو خوش رکھنے کے لئے جہاں مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے وہیں پرانہوں نے یہودیوں کی خوشنودی کی خاطر اور صیہونیوں کا قرب حاصل کرنے کیلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وہ تمام الزامات عاید کئے جو یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر روز اول سے لگاتے چلے آئے ہیں، قادیانیوں نے اس سلسلہ میں حضرت مریم علیہا السلام کو بھی معاف نہیں کیا جن کے تقدس اور احترام کی گواہی قرآن کریم سے بھی ملتی ہے، مرزا قادیانی نے یہودیوں کی تقلید کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرتبے کو کم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور اپنی شان کو حضرت عیسیٰ علیہ اسلام سے بڑھانے کے لئے زمین وآسمان کے قلابے ملا دئے، ان تمام جسارتوں کا مقصد صرف اور صرف یہ تھا کہ صہیونیت کا قرب حاصل ہو، ان کا اعتماد حاصل کرکے ان کی مالی معاونت سے قادیانیت کے فروغ کی راہیں تلاش کی جائیں اور بلاد اسلامیہ میں یہودیوں کی سازشوں کو کامیاب بنانے کے لئے کام کیا جائے۔

علامہ اقبال سمیت عرب دنیا کے اسلامی اسکالروں کا بھی یہی خیال ہے چنانچہ عباس محمود العقاد، شیخ ابوزہرہ، شیخ محبّ الدین الخطیب، شیخ محمد المدنی جیسے بالغ نظر علماء یہی کہتے ہیں کہ قادیانیت اور صہیونیت ایک ہی سکے کے دورخ ہیں، یہ تحریک استعماریت کی ایک شاخ ہے'' (نقیب ختم نبوت)

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اسلام کو جتنا نقصان مسلمانوں سے پہنچا ہے اتنا شاید کسی قوم سے نہیں پہنچا، شیطان ملعون نے مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت کو مختلف تاویلات وتلبیسات کے ذریعہ راہِ مستقیم سے بہکانے میں پوری طاقت جھونک دی کیونکہ شیطان نے خدا تعالیٰ سے بنی نوع انسان کو بہکانے اور راہِ راست سے ہٹانے کی اجازت لے لی تھی اور اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تھا ''قال رب فانظرنی الی یوم یبعثون'' اور شیطان لعین کی اس درخواست پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا ''فانک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم'' شیطان نے پھر اپنے عزائم اور ارادوں کو ظاہر کرتے ہوئے عرض کیا ''قال فبعزتک لاغوینھم اجمعین، الا عبادک منھم المخلصین'' پھر اللہ تعالیٰ نے شیطان اور اس کی ذریت کو دھمکی آمیز لہجے میں فرمایا تھا ''قال فالحق والحق اقول . لأملئن جھنم منک وممن تبعک منھم اجمعین'' (پ۲۳،ص)

مذکورہ قرآنی شہادت کی روشنی میں یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ شیطان تا قیامت اللہ کے نیک بندوں کو بہکاتا، پھسلاتا اور راہِ خدا سے درماندہ کرنے کی کوشش کرتا رہے گا اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ کے نیک بندے شیطانی مشن سے محفوظ ومامون رہیں گے اور جو لوگ شیطانی تحریک کا حصہ بن جائیں گے تو ان ہی لوگوں سے جہنم کو بھر دیا جائے گا۔

موجودہ دور کی اسلام دشمن تحریکات، کفار ویہود کی نت نئی سازشیں، ہنود کی اسلام دشمن سرگرمیاں، عیسائی تخریب کاریاں، اپنوں کی دل آزاریاں، باطل منصوبہ بندیاں، مسلمانوں کو اسلام سے بدظن وبرگشتہ کرنے کی حکمت عملی محض دولت کے حصول، اقتدار کے لالچ، جاہ کے عفریت، شہرت کے فریب اور انا کی وقتی تسکین کیلئے غیرت وحمیت کے جنازے نکلنے کا ایک نہ ختم ہونے والا تسلسل وجود میں آچکا ہے، ذرا ذرا سی بات پر اپنی جماعتیں اور جمعیتیں بنانے کا زور برساتی مینڈکوں کے شور کی طرح بڑھ رہا ہے اسلام کے نام پر اسلام کو ختم کرنے کی لاتعداد جمعیتیں اور تحریکات وجود میں آچکی ہیں، کچھ لوگ فروعات کو لے کر میدان میں کود پڑے ہیں، کچھ نے مسائل کے بازار میں فضائل کی دوکانیں چمکانی شروع کردی ہیں، وہ اقوام جو ایک دوسرے کی ازلی دشمن تھیں (اور اندرخانہ اب بھی ہیں) لیکن اسلام اور مسلمانوں کو زیر کرنے کیلئے ایک ہو چکی ہیں، عیسائی کبھی یہودیوں کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے، یہودی ہمیشہ عیسائیوں کے بدخواہ رہیں گے یہ قرآنی شہادتیں ہیں لیکن آج یہ دونوں اقوام سر میں سر ملا کر پرانی رنجشیں پس پشت ڈال کر متحد ہو کر اسلام کے خلاف صف آرا ہیں اور پس پردہ یہ منصوبے بھینا تی رہی ہیں کہ اسلام کے قلعے میں عقب سے نقب لگانے کے لئے گھر کے بھیدی اور مکان کے مکین سودمند ثابت ہوں گے اس لئے مسلمانوں ہی کے طبقہ سے بعض بے ضمیر افراد اغیار کی سازشوں کا شکار ہو کر اسلام کو نقصان پہنچاتے رہے ہیں، شاہ فیصل مرحوم کے قاتل جمال وکمال کے فرسودہ وژولیدہ افکار، جنرل ضیاء کی موت، شمالی اتحاد کے سیاہ کارنامے، کردوں کے باغیانہ تیور، الفتح کے جانبازوں کی درندگیاں، جعفر وصادق کی ضمیر فروشیاں، مشرقی پاکستان کی مغربی پاکستان سے کشیدگیاں ومختلف اسلامی ممالک کے حکمرانوں کی

عیش پرستیاں روشن دل اور روشن فکر رکھنے والوں پر مخفی نہیں ہیں اور آج اسلام کو حقیقی معنوں میں اپنوں ہی کی بے توجہی و غفلت سے نقصان پہنچ رہا ہے۔

برصغیر میں باطل تحریکات کا زیادہ ہی زور ہے، وجہ یہ ہے کہ اسلام کی اصلی تصویر اور سچی شبیہ اگر کسی جگہ مل سکتی ہے تو وہ برصغیر ہے، باطل اَدیان و مذاہب نہیں چاہتے کہ اسلام اپنے صحیح خدوخال کے ساتھ اُبھر سکے، اسی لئے ڈالر و یورو اور سنہرے سکوں کے لالچ دے کر مسلمانوں کی صفوں میں دراڑ ڈالنے کی مذموم کوششیں یہاں پہلے کی طرح اب بھی نسبۃً جاری ہیں۔ ختم نبوت کا منکر کوئی بھی ہو اور کہیں بھی ہو کافر ہے، اس پر علماء امت کا اتفاق ہے لیکن محض یہ تصور کر لینا کہ ختم نبوت کے منکرین صرف قادیانی ہیں یہ بھی غلط ہے